عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ تربیہ

TARBIYAH

مئی ۲۰۲۶

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز
تربیہ TARBIYAH
Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development
مئی 2026 ذوالقعدہ 1447ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم و تربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریئر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس و ٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح۔ کامیابی کا راستہ

اذان کی مسحور کن آواز جب فضاؤں میں گونجتی ہے، تو وہ صرف ایک بلاوا نہیں ہوتی بلکہ کائنات کے سب سے بڑے سچ اور کامیابی کے عظیم الشان نسخے کا اعلان ہوتی ہے۔ "حی علی الصلوٰۃ" کے فوراً بعد "حی علی الفلاح" کا پکارا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کی حقیقی کامیابی اور اس کا سکون صرف اور صرف سجدوں کی مرہونِ منت ہے۔ ہم اپنے بچوں کو دنیاوی علوم کے زیور سے تو آراستہ کر رہے ہیں، لیکن کیا ہم انہیں اس 'شاہکار' سے بھی روشناس کرا پائے ہیں جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار دے؟ دراصل نماز قدرت کا 'شاہکار' اس لیے ہے کہ یہ محض چند جسمانی حرکات کا مجموعہ نہیں، بلکہ انسانی سیرت سازی کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ یہ انسان کے منتشر خیالات کو یکسوئی بخشتی ہے، اسے مٹی کی پستی سے نکال کر عرش والے سے جوڑ دیتی ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں توازن پیدا کرتی ہے۔

عملی تربیت: ۱۲ سال تک کے بچوں کے لیے سرگرمیاں

چونکہ اس عمر کے بچے عمل اور مشاہدے سے زیادہ سیکھتے ہیں، اس لیے ہمیں ان کی تربیت کے لیے درج ذیل عملی طریقے اپنانے چاہئیں:

1 نماز کا چارٹ

ایک خوبصورت رنگین چارٹ بنائیں جس میں پانچوں نمازوں کے خانے ہوں۔
ہر نماز کی ادائیگی پر بچہ اس میں ستارہ لگائے۔ ہفتے کے آخر میں حوصلہ افزائی کے لیے چھوٹا سا انعام دیں۔

2 اذان کا جواب

بچوں کو سکھائیں کہ جب اذان ہو تو تمام کام روک کر خاموشی سے سنیں اور کلمات کا جواب دیں۔
"حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے جواب میں "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہنے کی مشق شعوری طور پر کروائیں۔

3 باجماعت نماز کا اہتمام

اگر مسجد جانا ممکن نہ ہو، تو گھر میں والد یا بڑا بھائی امامت کرے اور بچے مقتدی بنیں۔ اس سے ان میں نظم و ضبط اور اجتماعی عبادت کی اہمیت پیدا ہوگی۔

4 وضو کی روحانی تیاری

بچوں کے درمیان وضو کا مقابلہ کروائیں کہ کون سنت کے مطابق صحیح وضو کرتا ہے۔
انہیں بتائیں کہ وضو صرف صفائی نہیں بلکہ اللہ سے ملاقات کے لیے روحانی تیاری ہے۔

القرآن

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ
اے پیغمبر جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دیں۔
(سورہ مائدہ 67)

الحدیث

حدیث نبوی ﷺ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو، اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔
(صحیح بخاری)

اپنا جائزہ:

- کیا ہم نے کبھی اس پیغام کو پہنچا دینے کی ذمہ داری محسوس کی؟ ہا نہیں
- کیا ہم نے جان لیا کہ یہ ہمارا فرض ہے؟ ہاں نہیں
- کیا اللہ کے اس پیغام کو پہنچا دینے کی ذمہ داری ادا کرنے کے لیے ہم نے کوشش کی؟ ہاں نہیں

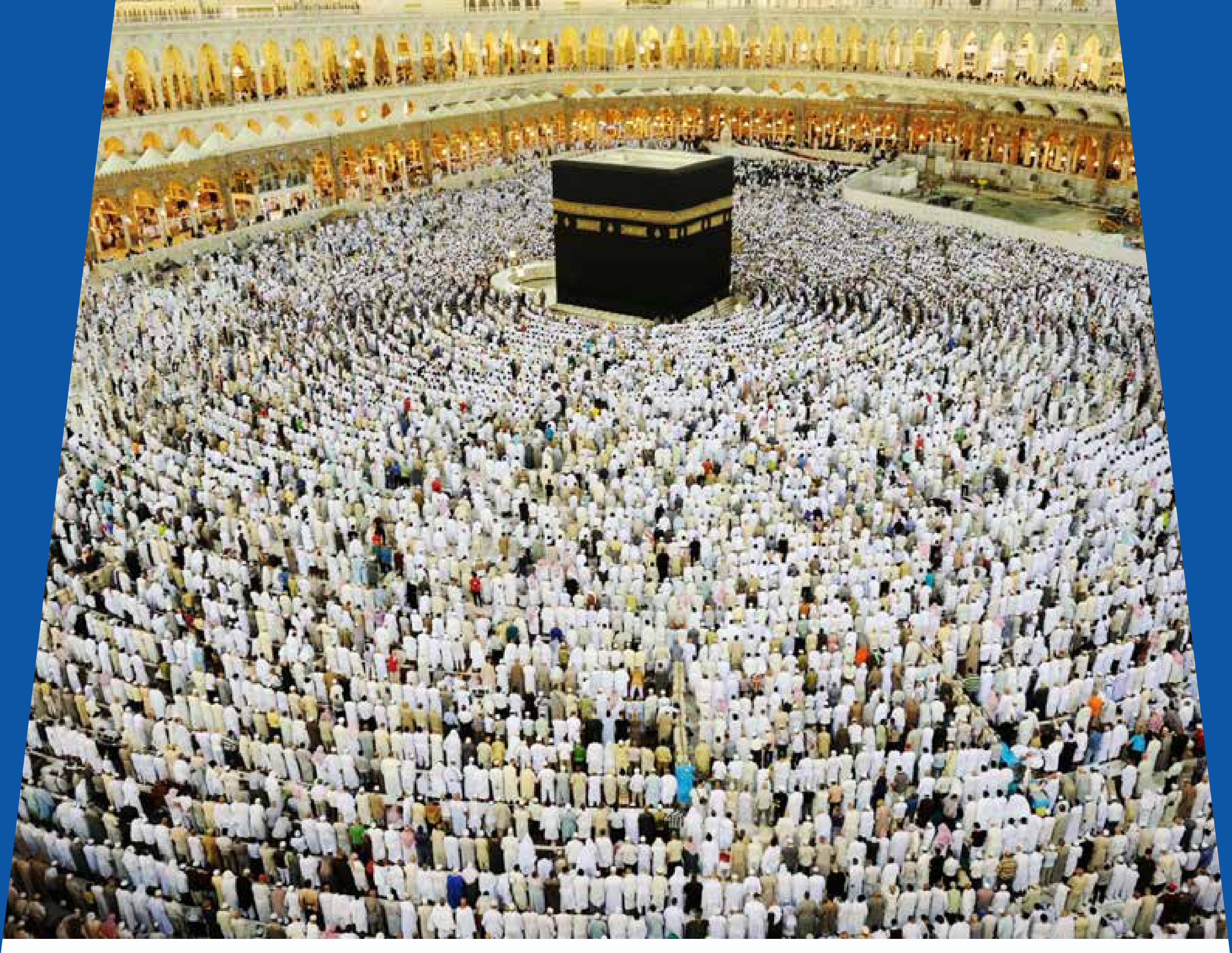

والدین اور اساتذہ کا کردار:

بچوں کی تربیت میں ہمارا کردار ایک مالی جیسا ہے۔ بچہ وہ نہیں کرتا جو ہم اسے کہتے ہیں، بلکہ وہ کرتا ہے جو ہمیں کرتے دیکھتا ہے۔

اگر گھر میں مائیں اذان ہوتے ہی جائے نماز بچھالیں گی اور اسکول میں اساتذہ نماز کے وقت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں گے، تو بچے کے لاشعور میں یہ بات خود بخود نقش ہو جائے گی کہ اللہ کے حضور حاضری ہی اصل کام ہے اور باقی سب ثانوی ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ محبت اور نرمی کا رویہ اپنایا جائے۔ بارہ سال تک کی عمر میں نماز کو "بوجھ" کے بجائے ایک "تحفہ" بنا کر پیش کرنا چاہیے تاکہ ان کے دل میں اکتاہٹ پیدا نہ ہو۔

اسی طرح بیٹوں کو مسجد سے وابستہ کرنا والد کی ذمہ داری ہے، تاکہ ان میں اجتماعی زندگی اور اسلامی معاشرت کا شعور بیدار ہو۔

ہمیں چاہیے کہ بچوں کی ترغیب اور حوصلہ افزائی کے لیے ان کی تعریف کریں اور انہیں بتائیں کہ اللہ ان سے کتنا خوش ہے۔

ان تمام کوششوں کے ساتھ ساتھ اولاد کی ہدایت کے لیے دعا کا اہتمام بھی لازم ہے، بالکل ویسے ہی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ

"اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے۔" (سورۃ ابراھیم، آیت 40)

پیغامِ فلاح:

"حی علی الفلاح" ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ دنیاوی امتحانات ہوں یا زندگی کی دوڑ، کامیابی کی کنجی جائے نماز پر ہے۔ اگر ہم بچپن ہی سے بچوں کے دلوں میں یہ بات بٹھا دیں کہ ان کی پریشانیوں کا حل اور مرادوں کی پکار نماز میں ہے، تو وہ کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔

دعا ہے کہ پروردگار ہمارے ان نونہالوں کو نماز کا پابند بنائے اور ان کے ذریعے امتِ مسلمہ کا سر فخر سے بلند کرے۔ آمین

معلّمہ عظمیٰ کاشف
جماعت پنجم (اردو)
کیمپس 20

ہم مضمون کیسے لکھیں؟

مضمون نویسی کا فن بظاہر نہایت مشکل ہے لیکن اگر مضمون لکھتے وقت اس کے لگے بندھے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے تو مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ موضوع پر بھی بڑی آسانی سے قلم اٹھایا جا سکتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی موضوع کے متعلق خیالات تو طلبا کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں لیکن اظہار و بیان پر اعتماد نہ ہونے کے سبب مانی الضمیر کو قلم. بند کرنے پر قادر نہیں ہوتے۔

اس بے اعتمادی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لکھے لکھائے مضامین پر انحصار کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور یہی عادت ان کے ذہن کو جامد بنانے کا سبب بنتی ہے۔ اس قسم کے طلباء امتحانی نقطہ نظر سے بھی عام طور پر پر خسارے میں رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خیالات کو ایک خاص ترتیب اور سلیقہ اظہار بیان کے لیے نئے نئے سانچوں میں ڈھالنے کی تربیت ہی مضمون نگاری ہے۔۔۔۔۔

- ## مضمون کے حصے

ہر مضمون تین حصوں تمہید، نفس مضمون اور خاتمہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

- ## تمہید

یعنی مضمون کا ابتدائیہ۔ تمہید نہایت جامع اور مختصر اور دلچسپ ہونی چاہیئے اس کے مطالعہ سے قاری نہ صرف نفس مضمون سے پوری طرح آگاہ ہو جائے بلکہ اپنے ذہن کو آئندہ مطالعے کے لیے بھی آمادہ کرے۔

- ## نفس مضمون

مضمون کے اس حصے میں موضوع کی جزیات، واقعات اور مناظر کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس منزل میں اپنے خیالات کو ایک خاص ترتیب کے مطابق تحریر کیا جاتا ہے۔ اصل مضمون وضاحت کے ساتھ اس حصے میں بیان کیا جاتا ہے۔

- ## خاتمہ

مضمون کے خاتمے پر جملہ تفصیلات کو سمیٹ کر چند سطروں میں بیان کیا جاتا ہے۔ جو اس مضمون کا اصل پیغام ہوتا ہے۔

ان مراحل پر عمل کرنے اور مشق کرنے سے بچے کسی بھی موضوع پر مضمون لکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

شارق غوری
معلم کیمپس 02

نبی کریم ﷺ کا سفرِ ہجرت:

ایمان، قیادت اور جنگی حکمتِ عملی کا شاہ کار (تیسرا اور آخری حصہ)

گزشتہ حصے میں ہم نے مندرجہ ذیل نکات پر بات کی تھی۔

5۔ عبداللہ بن اریقط کا انتخاب بطور گائیڈ
6۔ حضرت علیؓ کو بستر پر سونے کا حکم
7۔ غارِ ثور کی طرف سفر اور تین دن قیام
8۔ حضرت عبداللہ بن ابو بکرؓ کی خفیہ معلومات رسانی
9۔ عامر بن فہیرہؓ کی لاجسٹک سپورٹ اور نشانات مٹانے کی تدبیر

اب ہم آگے بڑھتے ہیں۔

تین دن کے بعد جب سفر دوبارہ شروع کیا گیا تو سیدھے مدینہ جانے کے بجائے ایک انتہائی غیر معروف، طویل اور مشکل راستے کا انتخاب کیا گیا۔ عام طور پر مکہ سے مدینہ جانے والے قافلے شمالی راستہ (مکہ ۔۔۔۔۔۔۔ عسفان ۔۔۔۔۔۔۔ قدید ۔۔۔۔۔۔۔ مدینہ) اختیار کرتے تھے۔ لیکن نبی ﷺ نے اس راستے کے بجائے جنوبی اور ساحلی راستہ اختیار کیا۔ جنوبی ساحلی راستہ (غارِ ثور ۔۔۔۔۔۔۔ ساحلِ بحیرہ احمر ۔۔۔۔۔۔۔ مدینہ) یہ راستہ زیادہ لمبا تھا مگر محفوظ تھا، کیونکہ قریش کو توقع ہی نہ تھی کہ آپ ﷺ اس طرف جائیں گے۔

10۔ انتہائی غیر معروف، طویل اور مشکل راستے کا انتخاب ایک بہترین حکمتِ عملی تھی جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ اس حکمتِ عملی کو جدید فوجی اور جنگی اصطلاح میں انحرافی راستہ کہتے ہیں۔

انحرافی راستہ Diversionary Route

اصل منزل تک پہنچنے کے لیے غیر معمولی یا کم استعمال شدہ راستہ اختیار کرنا تاکہ دشمن کو دھوکہ دیا جا سکے۔

بچاؤ کی حکمتِ عملی Evasion Tactic

دشمن کے تعاقب سے بچنے کے لیے غیر متوقع راستہ یا طریقہ استعمال کرنا۔

غیر روایتی چال Unconventional Maneuver

عام راستے کے بجائے غیر روایتی راستہ اختیار کرنا، جو دشمن کے اندازے سے مختلف ہو۔

11۔ پھر آزمائش اور مشکلات میں سکون کے وہ چند لمحات دیکھیے۔

پہلا لمحہ، جب دشمن غار کے سر پر پہنچ گیا، عین ممکن ہے کہ وہ ذرا سا جھانک لے تو اس کی نظر پڑ جائے لیکن اللہ کے نبی ﷺ انتہائی مطمئن ہیں۔ دوسرا لمحہ، جب سراقہ بن جعشم جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے، وہ تلوار لیے سر پر پہنچ گئے ہیں۔ گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا تو پیدل چلے لیکن جب پیر زمین میں دھنس گئے تو امان طلب کی اور نبی ﷺ مہربان فرماتے ہیں میں تمھارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔ یہ سکون، اطمینان اور پیش گوئی در حقیقت اللہ پر کامل یقین اور بابصیرت قیادت کا بہترین نمونہ ہے۔

حکمتِ عملی والا سکون Strategic Calm

کمانڈر کا پر سکون رہنا فوج یا ساتھیوں کو حوصلہ دیتا ہے۔

نفسیاتی استقامت Psychological Resilience

شدید خطرے کے وقت بھی ذہنی سکون اور اعتماد قائم رکھنا۔ نبی ﷺ کا غار میں مطمئن رہنا اور کہنا "لا تحزن ان اللہ معنا" اس کی بہترین مثال ہے۔

اخلاقی برتری Moral Dominance

دشمن کے سامنے خوف کے بجائے اخلاقی قوت دکھانا۔ سراقہ کو کنگنِ کسریٰ کی بشارت دینا دشمن کو نفسیاتی طور پر مغلوب کر دیتا ہے۔

ایمانی اعتماد Faith-Based Confidence

جدید عسکری اصطلاحات میں اسے High Morale کہا جاتا ہے، مگر اسلامی تناظر میں یہ ایمان پر مبنی اعتماد تھا، جس نے خطرے کو موقع میں بدل دیا۔

اس طرح یہ سفرِ ہجرت مختلف خطرات کا سامنا کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ اس سفر میں نبی کریم ﷺ کا دشمنوں کی نظروں کے سامنے سے گھر سے نکل جانا، غارِ ثور پر مکڑی کا جالا تان دینا اور کبوتری کا گھونسلا بنا کر انڈے دینا، سراقہؓ کے گھوڑے کا ٹھوکر کھانا اور بعد میں ان کے اپنے پیروں کا زمین میں دھنس جانا یہ سب معجزات ہیں۔ ان سے کوئی انکار نہیں تاہم معجزات اور کرامات اسی صورت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں جب انسان اپنی تدبیر اور دستیاب وسائل کو استعمال کرنے کے بعد عاجزی کے ساتھ رب کے حضور دعا گو ہو۔

معروف حدیث ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا

یا رسول اللہ! میں اپنی اونٹنی کو چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں، یا پہلے اسے باندھ دوں پھر اللہ پر توکل کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے باندھ دو، پھر اللہ پر توکل کرو۔" (ترمذی)۔

یہ حدیث ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ توکل کا مطلب اسباب، تدبیر اور وسائل کو ترک کرنا نہیں ہے بلکہ پہلے اسباب اختیار کیے جائیں، تدبیر اختیار کی جائے، دستیاب وسائل کو بروئے کار لایا جائے، پھر اللہ پر بھروسہ کیا جائے۔

- ✓ قیادت کا سکون اور اعتماد ساتھیوں کے حوصلے کو بلند کرتا ہے۔
- ✓ ایمان پر مبنی اعتماد خطرے کو موقع میں بدل دیتا ہے۔
- ✓ معجزات اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب انسان اپنی تدبیر کے بعد اللہ پر بھروسہ کرے۔
- ✓ توکل کا مطلب اسباب کو ترک کرنا نہیں بلکہ پہلے تدبیر کرنا اور پھر اللہ پر اعتماد کرنا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ساری حکمتِ عملی اور تدابیر اپنی ذاتِ بابرکت کے لیے اختیار نہیں کیں، بلکہ اپنی امت کو سکھانے کے لیے اختیار کیں تاکہ ہم اس سے سبق سیکھ سکیں۔

سلیم اللہ شیخ
کیمپس 9

FROM HABIT TO HEART: SOWING THE LOVE OF SALAH IN CHILDREN

For many Muslim parents, one of the greatest challenges is encouraging children to pray regularly. Yet the goal is not merely routine, it is to nurture a love for Salah, filled with muhabbat (love) and khushu‘ (devotion). In Islam, the path to this is not force, but a thoughtful progression:

Connection first, then Consistency and finally Discipline.

In many homes, the struggle to make children pray is framed as a question of discipline. In reality, it is a matter of connection before correction, a principle deeply rooted in the teachings of the Prophet Muhammad ﷺ.

Children are not moved by obligation alone, they are inspired by meaning. The Qur'an repeatedly introduces Allah as Al-Rahman and Al-Raheem (The Most Merciful, The Most Compassionate). When parents reflect this mercy in their parenting, prayer becomes more than a ritual, it becomes a relationship.

As Allah says: “Indeed, I am near. I respond to the call of the supplicant when he calls upon Me” (Qur’an 2:186).

A child who feels this closeness is naturally drawn to Salah.

Equally powerful is the silent influence of example. ***The Prophet ﷺ said, “Pray as you have seen me praying” (Sahih al-Bukhari).*** When children witness calm, focus, and timely prayers at home, they absorb its value without being told.

Islam also prescribes a gradual approach. ***The Prophet ﷺ instructed: “Command your children to pray at seven years old, and discipline them for it at ten” (Abu Dawood).***

This highlights a balance, early encouragement followed by, gentle firmness... never harshness.

Understanding further deepens devotion. When children learn that “Alhamdulillah” means gratitude and “Allahu Akbar” reflects Allah’s greatness, Salah transforms into a meaningful conversation.

The Qur’an reminds us: “Successful indeed are the believers, those who humble themselves in their prayers” (Qur’an 23:1–2).

Ultimately, hearts cannot be forced. The legacy of the Prophets teaches that love, (supplication), and patience shape lasting faith.

As Prophet Ibrahim (AS) prayed: “My Lord, make me an establisher of prayer, and [also] from my descendants and accept my supplication” (Qur’an 14:40).

"10 Deep, Practical and Spiritually Grounded Tips for Parents"

- Build love for Allah (SWT) in children by introducing Allah (SWT) as Kind and Merciful through the Qur'an.
- Be a role model, as children learn Salah by watching their parents.
- Create a daily prayer routine with gentle and consistent reminders.
- Start teaching Salah gradually, as guided in the Sunnah (begin at age 7, firm by 10).
- Encourage and appreciate children instead of forcing or scolding them.
- Teach the meanings of Salah so they feel connected to what they recite.
- Make prayer engaging using moral stories of companions.
- Maintain a peaceful and distraction-free environment for Salah at home.
- Make sincere du'a to Allah (SWT) to instill love for prayer in their hearts.
- Avoid harshness, as love and patience help children develop lifelong attachment to Salah,
  finding in it...Peace, Purpose and Closeness to Allah SWT.

BY HUMAIRA SHAH (PRINCIPAL-20)

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk